O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2009**

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Booklet/Paper

8733618456

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, highlighters, glue or correction fluid.

Answer **all** questions.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے۔

اگر آپ کو جواب لکھنے کی کاپی ملے تو اس پر دی گئی ہدایات پر عمل کیجیے۔
تمام پرچوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیے۔
صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کیجیے۔
سٹیپل، گوند، ٹپی ایکس، وغیرہ کا استعمال منع ہے۔

ہر سوال کا جواب دیجیے۔
اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیوں کا استعمال کریں، تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے نتھی کیجیے۔
اس پرچے پر ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیئے گئے ہیں: [ ]

This document consists of **4** printed pages.

© UCLES 2009

UNIVERSITY *of* CAMBRIDGE International Examinations

[Turn over

اقتباس A اور اقتباس B کو غور سے پڑھیے۔ پھر سوال نمبر ۱ اور ۲ کے جواب لکھیے۔

اقتباس A

کئی سال پہلے کی بات ہے میں اپنے ابّا کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ میرے ابّا گاڑی چلا رہے تھے اور ساتھ ساتھ باتوں میں مشغول تھے۔ آپ کو یہ بھی بتا تا چلوں کہ میرے والد انگلستان سے آئے تھے جہاں وہ ملازمت کے سلسلے میں رہائش پزیر تھے۔ میں نے جو کہا کہ ہم باتیں بھی کرتے جاتے تھے تو اکثر باتیں ٹریفک سے متعلق تھیں اور اِس کی وجہ بھی اُس وقت پیش آنے والے واقعات تھے۔ ایک واقع یہ ہُوا کہ ایک شہر سے گزرتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی سڑک کے عین درمیان میں چلا جا رہا تھا۔ آپ سمجھ رہے ہونگے کہ شاید وہ سڑک پار کر رہا تھا۔ لیکن نہیں، وہ تو اُسی سمت چلا جا رہا تھا جس طرف ہم جا رہے تھے۔ اُس وقت میرے والد کے ذہن میں نہ جانے کیا آیا کہ گاڑی آہستہ سے لے جا کر اُس کے پیچھے لگا دی۔ وہ آدمی چونک گیا اور اُس نے مُڑ کر دیکھا۔ والد صاحب کو غصّہ آیا کہ چہل قدمی کے لیے کیا جگہ چُنی گئی ہے۔ اور اُنہوں نے گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے اُس سے کہا ''کیوں جناب! یہ سڑک آپ کے باپ کی ہے؟'' اب اُس کا جواب ملاحظہ فرمایئے۔ ''کیوں، یہ آپ کے باپ کی ہے؟'' مجھے ایسا لگا کہ اب لڑائی ہونے والی ہے لیکن والد صاحب نے بڑے دھیمے لہجے میں اُس کو سمجھایا کہ کسی شاہراہ پر پیدل چلنا مناسب نہیں ہے اور حادثے کی صورت میں جان کا خطرہ بھی لاحق ہوسکتا ہے۔ پھر اُنہوں نے مجھے بتایا کہ انگلستان میں کُتّے بلیاں بھی سڑک کے کنارے رُک کر دائیں بائیں دیکھ کر تسلّی کرنے کے بعد سڑک پار کرتے ہیں جب کہ پاکستان میں انسان ایسا نہیں کرتے۔

آج بھی سڑکوں پر ٹریفک کا حال دیکھ کر مجھے اپنے والد صاحب کے ساتھ پیش آنے والا واقعہ یاد آجاتا ہے۔ اِس لیے کہ آج بھی اکثر لوگ سڑک پر اِس طرح نظر آتے ہیں جیسے اُنہیں اپنی جان کی بالکل پرواہ نہیں۔ دوسری طرف گاڑی چلانے والوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سڑک پر اُن کے علاوہ اور کوئی سفر کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ لوگ نہ تو سڑک پر آنے سے پہلے انتظار کی زحمت گوارا کرتے ہیں اور نہ ہی آنے کے بعد۔ نہ اُنہیں کسی ذمہ داری کا احساس ہے اور نہ ہی قوانین کا پاس۔ ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ سارے راستے اُس کے لیے صاف ہوں۔ یہ خود غرضی نہیں تو اور کیا ہے؟ اِن کے اِس رویّے سے نہ صرف دوسروں کو خطرہ لاحق ہوتا ہے بلکہ اپنی زندگی بھی داؤ پر لگی ہوتی ہے۔ ایک اور بات جو ہمارے ہاں خطرات میں اضافہ کا باعث بنتی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری سڑکوں پر صرف گاڑیاں ہی نہیں ہوتیں بلکہ رکشا، تانگے، گدھا گاڑیاں، سائیکل، بس، لاری، یعنی ہر قسم کی سواری ہوتی ہے اور سب ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں!

© UCLES 2009

اس مضمون میں مصنف نے کھانے کے بارے میں لکھا ہے۔

قتباس B

میں مغربی ملکوں کی سیاحت کو گیا تو برطانیہ اور امریکہ جانے کا اتفاق بھی ہوا۔ اگرچہ آج کے ذرائع ابلاغ نے بہت سے فاصلے مٹا دیے ہیں اور گھر بیٹھے انسان وطن سے باہر کی دنیا سے متعلق سب معلومات حاصل کر لیتا ہے تاہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی بات ہی کچھ اور ہے۔ ٹیلیویژن پر میں نے بھی کافی کچھ دیکھا ہوا تھا لیکن عملی طور پر دونوں ملکوں کی سڑکوں پر ذرائع آمدورفت دیکھ کر اندازہ ہوا کہ سب کچھ کتنا منظّم طریقے سے ہو رہا ہے جیسے کسی کھلونے کو چابی دے دی گئی ہو اور وہ اپنا مخصوص کرتب دکھا رہا ہو۔ برطانیہ میں پاکستان کی طرح گاڑیاں سڑک کے بائیں جانب چلتی ہیں لیکن امریکہ میں سڑک کے دائیں طرف چلتی ہیں۔ دونوں ملکوں میں شاہراہوں پر صرف گاڑیاں ہی چلتی ہیں چاہے وہ کسی بھی نوعیت کی ہوں یعنی چھوٹی چھوٹی کاریں ہوں یا بڑی بڑی لاریاں۔ لُطف کی بات یہ بھی تھی کہ تمام ٹریفک کسی پولیس والے کے نہ ہونے کے باوجود قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے رواں دواں تھی۔ سان فرانسسکو میں یہ دیکھ کر میں اور بھی حیران رہ گیا کہ کسی بھی چوراہے پر گاڑیاں پہنچتی ہیں تو ڈرائیور گاڑی روک دیتے ہیں حالانکہ اُنہیں وہاں کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔ اُس کے بعد سب سے پہلے آنے والی گاڑی اپنے راستے پر چلتی ہے اور پھر دوسری۔ یوں تو حادثات وہاں بھی ہوتے ہیں لیکن ہمارے ملک کی طرح نہیں۔

ہمارے ہاں اگر نظم و ضبط کی پابندی کی جائے تو یہاں بھی ذرائع آمدورفت کا نظام بہتر کیا جا سکتا ہے۔ اِس کے لیے پہلی ضرورت تعلیم ہے۔ لیکن علم اور شعور ہونے کے ساتھ ساتھ گاڑی چلانے کے لیے ڈرائیونگ ٹیسٹ پاس کرنا بھی لازمی ہونا چاہیے۔ اِن تمام باتوں کے بعد جو گاڑی سڑک پر لائے جانے کے قابل ہو اُسے ہی سڑک پر لانا چاہیے اور ٹیسٹ میں سیکھی گئی باتوں پر عمل کرتے ہوئے اُسے چلانا چاہیے۔ غلطی کرنے پر اپنا جرم چھُپانے کی کوشش کرنے کی بجائے اپنی شہری ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے اُسے قبول کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے اور آئندہ کے لیے احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ کچھ لوگ رشوت کا سہارا لے کر اپنا جرم چھپاتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایسا کرتے ہوئے وہ سب سے زیادہ دھوکہ اپنے آپ کو دیتے ہیں۔ اگر ہمیں اپنے ملک سے محبت ہے اور ہم اس کی ترقّی کے خواہاں بھی ہیں تو ہمیں حقیقی ترقّی کرنے کا جذبہ اُسی وقت محسوس ہوگا جب ہم قاعدے قانون کا احترام کرنا سیکھ جائیں گے۔ مغربی ممالک نے ترقّی یونہی نہیں کی بلکہ ذمہ داریوں کا احساس ہی اُن کی ترقی کی بنیاد بنا ہے۔

© UCLES 2009

1 ۔ دونوں عبارتوں کی روشنی میں مشرق و مغرب میں ٹریفک کے بارے میں لوگوں کے رویہ کا موازنہ کیجیے۔

☆ جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ آپ کا جواب تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔ [25]

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔

(کُل ۱۵ + ۱۰ = ۲۵)

2 ۔ آپ اپنے کالج کے رسالے کے لیے مقامی ٹریفک پولیس کے اِنچارج کا اِنٹرویو لیتے ہیں۔ دونوں عبارتوں کی روشنی میں اِنٹرویو کا متن لکھیے۔

☆ آپ کا جواب تقریباً ۲۵۰ الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔ [25]

اس سوال کے دیئے گئے مارکس ۱۵ ہیں۔

اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور ۱۰ مارکس دیئے جاسکتے ہیں۔

(کُل ۱۵ + ۱۰ = ۲۵)

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.

© UCLES 2009